کروناوائرس، احتیاطی تدابیر وعلاج: ماہرین کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Coronavirus Precautions and Treatment: An Analytical Study of Experts' Opinions

Ahsan-Ul-Haq [1]
Dr. Tahir Masood Qazi [2]
Dr. Muhammad Waris Ali [3]

Abstract:

Different pandemics have been affecting life and causing massive destruction ever since human existence started on this planet. Plague a.k.a. Black Death, for example, devastated an estimated one-third population of Europe. Corona Virus (COVID-19) got a spread in December 2019. It is more destructive than all other pandemics of the past. It has affected human life across the globe. Medical experts, all over the world, are particularly engaged in finding a remedy to this pandemic. Religious scholars are also involved in helping medical experts to find a remedy to COVID-19 through Shariah. Therefore, this research aims to see whether it is possible to find a remedy to the lethal COVID-19 through medicine and Sharia or not. In this regard, this research employs descriptive and comparative methods to review and discuss different library sources (articles, newspapers, websites. The findings, based on medical experts as well as religious scholars show that the outbreak of COVID-19 can be controlled by following the golden principles of medicine and Shariah.

Keywords: *The Holy Quran, The Sunnah , Medical experts ,Scholars, Limitations , covid-19, pandemic*

انسانی تاریخ میں وبائی امراض آغاز ہی سے موجود رہے ہیں۔ جو مختلف انواع واقسام کے تھے اور ان سے کثیر جہتی مسائل بھی پیدا ہوئے۔ ان میں سے موجودہ زمانہ میں کروناوائرس ہے۔ جس نے ایک عالمی وباء کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس وباء نے دنیا کے کثیر خطے کو اپنی لپیٹ میں لے کر انسانیت کو نہ صرف ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے بلکہ اس کے سرعت انگیز پھیلاؤ نے عالمی اقتصادیات کو بھی اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ ترقی کی راہ پر تیزی سے مسافتیں طے کرنے والی سپر پاور امریکہ کی اقتصادی عمارت زمین بوس ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ اٹلی، فرانس، چائنہ اور برطانیہ جیسے ممالک بھی اس وبائی آفت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ چین کے صوبہ ہوبئ(Hubei) کے شہر ووہان(Wuhan) سے دسمبر 2019ء میں اس عالمگیر آفت نے سر اٹھایا اور پھر بڑی سرعت سے مختلف ممالک کی پالیسیوں کو تہس نہس کرتی ہوئی ان کے باشندوں کو اپنی بے رحم آغوش میں لے کر خوب بھینچا۔ اس سے قبل دنیا میں کئی وبائی امراض بھی انسانیت کو اپنے پنجہ استبداد میں لے چکے ہیں۔ اسلام میں سب سے پہلے طاعون نامی وباء خوف کا باعث بنی۔ علامہ بدرالدین عینی 18 ہجری(639ء) میں طاعون عمواس کی وباء پھوٹنے کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔

”طاعون عمواس كَانَ فِي سنة ثَمَان عشرَة، وعمواس قَرْيَة بَين الرملة وَبَيت الْمُقَدّس، وطاعون عمواس هُوَ أول طاعون وَقع فِي الْإِسْلَام وَمَات فِي الشَّام فِي هَذَا الطَّاعُون ثَلَاثُونَ ألفا۔“ [4]

---

[1]. Research scholar Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore ahsanulhaqest@gmail.com

[2]. Associate Professor / HOD Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore drtmqazi@lgu.edu.pk

[3]. Assistant Professor / Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore mwarisali@lgu.edu.pk

[4]-BadrAl-Din Al-Ayni,Maḥmūd ibn Aḥmad, *Umdahat-Alqari-fi-Sharh Sahih al -Bukhari*, Chapter: What is Mentioned in the Plague, Part:15,Dar Ahyauthuraas, Beirut,P: 256

"اسلام میں سب سے پہلے طاعون کی وباء رملہ اور بیت المقدس کے درمیان ایک بستی "عمواس" میں پھیلی (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شام میں جہاد کے سلسلے میں وہاں موجود تھے) اس طاعون سے شام میں تیس ہزار کے قریب مسلمان فوت ہوئے۔"

ایک اور جان لیوا مرض، ایڈز وکی پیڈیا کے مطابق 1981ء میں منکشف ہوا اور بن مانسوں میں پھیلا۔ اس کے بعد 2003ء میں سانس کی شدید تکلیف پیدا کرنے والا وائرس سارس (SARS) نے سر اٹھایا۔ 2004ء سے 2007ء میں ایوین فلو، برڈ فلو کا آغاز ہو گیا۔ یہ وبائی مرض پرندوں کے وجود سے معرض وجود میں آیا۔ پھر 2009ء میں سؤر (Swine) کی وجہ سے سوائن فلو بھی منصفہ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ صرف پانچ سال کے کے مختصر دورانیے کے بعد وبائی مرض ایبولا (Ebola) پیدا ہو گیا۔ اس طرح 2016ء میں وائرس زکا (Zika) اور 2018ء میں پناہ (NIPAH) اپنے مختصر مگر ضرر رساں اثرات کے ساتھ رونما ہو گیا۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ ایک صدی قبل ایک ہسپانوی وباء نے کروڑوں لوگوں کو اپنی گرفت میں لیا۔

مذکورہ تمام وبائی امراض میں سے سب سے خطرناک وبائی مرض کرونا وائرس ہی ہے۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق ذیل کے چند خطے کرونا وباء سے محفوظ رہے ہیں، : ٹوالو (Tuvalu)، ٹونگا (Tonga)، جزائر پٹکیرن (Pitcairn Island)، جزائر کوک The)

(CookIsland)، پالاؤ (Palau)، نارو (Nauru)، نیوی (Niue)، کیریباٹی (Kiribati)، ٹوکیلاؤ (Tokelau)، ترکمانستان (Turkmenistan)، مائیکرونیزیا (Micronesia) شاملیں۔ مائیکرونیزیا میں 4 جون 2021ء تک کرونا کا صرف ایک کیس رپوٹ ہوا، جو بعد ازاں روبصحت ہو گیا۔ اس طرح متاثرہ ممالک میں یہ واحد ملک ہے جو متاثر تو ہوا لیکن یہاں شرح اموات صفر رہی۔ دنیا کے باقی تمام ممالک میں پوری شدت وحدت کے ساتھ پھیل چکا ہے۔ طبی ماہرین نے (Covid-19) یعنی کرونا کو مختلف لہروں (Waves) میں تقسیم کرتے ہوئے پہلی، دوسری اور تیسری لہر کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اب تک کی رپورٹس کے مطابق تیسری لہر انتہائی خطرناک ثابت ہوئی ہے۔

کرونا وائرس (Covid-19)، یہ وائرس نئی وضع، نئے رنگ اور نئے آہنگ کے ساتھ دنیا میں رونما ہوا ہے اس کا علم اس سے قبل نہ مذاہب عالم کو تھا اور نہ طبّی ماہرین کو ایک طرف یہ حملہ آور ہو رہا تھا تو دوسری جانب طبّی ماہرین سر پکڑے بیٹھے تھے۔ نہ صحیح طرح سے علامات واضح تھیں اور نہ احتیاطی تدابیر کا تعین، نہ علاج کی سمت درست اور نہ کوئی ویکسین۔ یونیسیف (U نیچیف کی رپورٹ کے مطابق اس موذی وائرس کا سائز 400-500 مائیکرو قطر ہے اس لیے یہ ماسک سے نہیں گزر سکتا اور نہ ہی ہوا میں پھیلتا ہے۔ اس کی زندگی 12 گھنٹے ہے۔ یہ صابن اور پانی سے دھل جاتا ہے۔ دھوپ میں اس کی زندگی دو گھنٹے اور کپڑے پر کمرے کے اندرونی ٹمپریچر میں نو

گھنٹے زندہ رہ سکتا ہے۔ دس منٹ تک ہاتھوں میں زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے یہ وائرس26-27درجہ حرارت میں مر جاتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت(WHO)اِس کی تعریف یوں کی ہے:

"Coronavirus disease (covid-19) is an infectious diseases caused by a newly discovered coronavirus[5]"

کروناوائرس کے ماہر چیئرمین آف پبلک ہیلتھ میڈیسن پروفیسر ڈبلیو-لان-لیپکن (W.Lan.Lapkin)نے کورونا کی حیثیت پر 11 فروری2020کو گفتگو کرتے ہوئے کہا:

"It is a new virus. We don't know much about it, and therefore we are all concerned to make certain it does not evolve into something even worse"[6]

کروناوائرس ہاتھ ملانے، گلے ملنے، چھینکنے اور کھانسنے سے مدّمقابل کے جسم میں بذریعہ منہ، ناک، کان اور آنکھ داخل ہو کر گلے میں عارضی طور پر قیام پذیر ہوتا ہے۔ گرم چیزوں کے استعمال سے یا کسی اور ذریعے سے معدہ میں اتر جائے تو معاملہ یہیں پر ختم ہو جاتا ہے اور اگر یہ راستہ بدل کر پھیپھڑوں میں پہنچ جائے تو تنگی سانس سے انسان پر عرصہ حیات تنگ کر دیتا ہے اور بعض اوقات اس کی موت کا بھی سبب بن جاتا ہے۔اس حوالے سے اگر عالمی ادارہ صحت اور طبّی ماہرین کی ہدایات پر عمل کیا جائے اور مریض کی صورتحال کے مطابق اُسے Isolateیا Quarantine کیا جائے یا شدت مرض میں مریض کو ہسپتال میں داخل کروا دیا جائے اور طبّی اداروں کی مجوزہ سہولیات سے استفادہ کیا جائے تو روبصحت ہونے والے مریضوں کی شرح 97% سے 98٪ بھی ہو سکتی ہے۔ دسمبر 2019ء میں شروع ہونے والے کروناوائرس کی صورتحال ویب سائٹ ورلڈومیٹرز(Wolrdometers)کے مطابق30مئی2021تک یوں ہے۔

Coronavirus Cases: 170,633,467
Deaths: 3,548,676
Recovered: 152,603,176

نمونے کے طور پر کرونا سے متاثرہ چند ممالک کی فہرست درج ذیل ہے۔[7]

Country Name	Total Cases	Total Deaths	Total Recovered
USA	34,035,318	609,421	27,818,961
France	5,657,572	109,358	5,312,105
UK	480,946	127,775	4,286,249
Italy	4,213,055	126,002	3,845,087
Pakistan	921,633	20,792	839,322
China	91,083	4,636	86,117
India	27,898,128	325,998	25,454,320

[5]. topics/coronavirus-https://www.who.int/health
[6]. https://www.worldometers.info/coronavirus
[7]. https://www.worldometers.info/coronavirus

کرونا وائرس کی علامات :

عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق کرونا سے متاثرہ مریضوں میں پائی جانے والی علامات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. کثیر الاشتراک علامات (عمومی طور پر مشترک) (Most common Symptoms)
2. صغیر الاشتراک علامات (کم عمومی طور پر مشترک) (Less common Symptoms)
3. کرونا کی شدید علامات (Symptoms of severe Covid-19)
4. ہوش سے بیگانہ کر دینے والی علامات (Reduced Consciousness Symptoms)

کثیر الاشتراک (Most common Symptoms) میں بخار، خشک کھانسی اور تھکن شامل ہیں جب کہ صغیر اشتراک (Less common Symptoms) میں ذائقہ اور خوشبو سونگھنے کی حس کا معطل ہو جانا، ناک کی بندش، آشوب چشم، گلے کی خرابی، سر درد، پٹھے اور جوڑوں کا درد، جسم پر مختلف قسم کے الرجک اُبھار، متلی اور قے، دست آنا، سردی لگنا اور سر کا گھومنا شامل ہیں۔ کرونا کی شدید علامات میں سانس کی قلت، بھوک کی کمی، اضمحلال دماغ/اختلاط دماغ، چھاتی پر دباؤ یا چھاتی پر مستقل درد اور 38 درجے سینٹی گریڈ والا بخار بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تنک مزاجی اور ذہنی انتشار بھی ہیں۔ ہوش سے بیگانہ کر دینے والی علامات میں پریشانی، ذہنی دباؤ، نیند میں خلل شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اعصابی پیچیدگیوں پر مبنی ہیں جیسا کہ جھٹکے، دماغی سوزش، دیوانگی اور عصبی خلل۔

Covid-19 سے تمام اشخاص کی علامات کا ایک جیسا ہونا لازم نہیں۔ کسی شخص میں ایک علامت، کسی میں دو اور کسی میں تین علامات پائی جاتی ہیں تاہم بعض مریضوں میں تین سے زائد علامات بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض کا Covid-19 تو مثبت آرہا ہوتا ہے لیکن بظاہر کوئی بھی علامت نہیں ہوتی۔

کثیر الاشتراک علامات (Most common Symptoms) میں بعض مریض صرف بخار کی شکایت کرتے ہیں اور بعض خشک کھانسی کی بھی، اور بعض دونوں علامات بیک وقت ہونے کے ساتھ تھکاوٹ کی شکایت بھی کرتے ہیں۔

صغیر الاشتراک علامات (Less common Symptoms) میں ذائقے اور خوشبو سونگھنے کی حس کا معطل ہونا اکثر مریضوں میں دیکھا گیا ہے تاہم ناک کی بندش، گلے کی خراش، سر درد، پٹھوں اور جوڑوں کا درد، آشوب چشم، الرجک اُبھار، متلی، قے اور سر کا گھومنا وغیرہ میں سے کچھ علامات زیادہ تر مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ایسے مریض بہت کم دیکھے گئے ہیں جن میں بیک وقت تمام علامات ظاہر ہوئی ہوں۔ ہاں البتہ شدت مرض جس قدر زیادہ ہوگا علامات بھی اس قدر زیادہ ہوں گی۔ چونکہ شدت مرض میں پھیپھڑے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اس لیے بعض طبّی ماہرین اسے پھیپھڑوں کا نمونیا بھی قرار دیتے ہیں۔ رطوبات کم ہونے کی وجہ سے پھیپھڑے خشکی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سانس تکلیف سے آنے لگتا ہے اور مریض کو آکسیجن کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مریض کی آکسیجن پوری کرنے کے لیے اُس کی ضرورت کے مطابق آکسیجن سلنڈر کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ مریض عارضی طور پر اپنی سانس کو بحال رکھ سکے۔ ناگزیر حالات میں مریض کی سانس کو بحال رکھنے کے لیے وینٹی لیٹر

کا استعمال اسی غرض کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ سانس کی تنگی جیسی ایذار ساں علامت پر قابو پایا جاسکے۔ تاہم وینٹی لیٹر کے استعمال کے بعد مریض کے روبصحت ہونے کے امکانات بہت کم رہ جاتے ہیں۔

طبّی ماہرین و مذہبی سکالرز کی آراء۔۔۔ایک جائزہ:

اسلامی تعلیمات میں متعدی امراض (Infective diseases)کے بارے میں تعلیمات موجود ہیں جس میں اس سے بچنے کے بارے میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مختلف اوقات میں ہر متعدی مرض کے طبّی ماہرین نےSOP's مقرر کیے ہیں۔ کرونا کو اس صدی کا انتہائی خطرناک وائرس قرار دیا گیا ہے۔ "کرونا وائرس سے حفاظت اور اسلامی تعلیمات" کے عنوان کے تحت 17 اپریل 2020ء کو روزنامہ جنگ میں ایک کالم چھپا۔ جس کے مطابق کرونا وائرس سے بچاؤ کیلئے تمام تدابیر اختیار کرنا شریعت کے اُصولوں کے مطابق ہے تاہم اس کے خوف میں مبتلا ہو کر نفسیاتی مریض بن جانا اس سے بھی بڑا عذاب ہے۔ خوف قوتِ مدافعت میں کمی کا باعث بن جاتا ہے۔ اگر اس دوران خوف سے مغلوب شخص کرونا کا شکار ہو جائے تو اس کے روبصحت ہونے کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔

کرونا وائرس جو کہ عالمی وباء کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس دوران بہت سارے طبّی اور سماجی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے حل اور تشخیص کے بارے میں طبّی ماہرین و مذہبی اسکالرز کی آراء کو آنے والی سطور میں پیش کیا جاتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر تنویر خالق وائس چانسلر شہید ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل یونیورسٹی اسلام آباد کا کورونا کی احتیاط، علامات اور علاج کے حوالے سے نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر کسی کا ٹیسٹ مثبت ہو تو اس کو دس سے چودہ روز تک باقی افراد سے الگ کر دیں، سانس لینے میں دشواری کی صورت میں آکسیجن لگائیں۔ سانس کی تکلیف حد سے بڑھ جائے تو سانس دینے والا آلہ(Ventilator)استعمال کریں۔ دل اور ذیابیطس کے مریضوں کی احتیاط حد سے زیادہ کی جائے۔ علاوہ ازیں باقاعدگی سے ہاتھ دھونا، ماسک کا استعمال کرنا اور بیمار افراد سے سماجی فاصلہ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ ڈاکٹر تنویر خالق کرونا وائرس کے مریض کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> "عموماً کورونا انفیکشن لگنے سے لے کر علامات ظاہر ہونے تک اوسطاً کم از کم پانچ دن سے 14 دن لگ سکتے ہیں۔ اگر ٹیسٹ مثبت آیا ہے تو گھر میں موجود افراد سے خود کو 10 سے 14 روز تک الگ کریں اور تمام گھر والوں کا ٹیسٹ بھی کروائیں"۔[8]

پروفیسر ڈاکٹر تنویر خالق کے کرونا کے حوالے سے جائزہ لیا جائے تو چند باتیں آسانی سے اخذ کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ان کا کہنا ہے کہ ٹیسٹ مثبت آنے کی صورت میں مریض کو دس سے چودہ روز تک الگ کر دیا جائے۔ مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا چودہ روز کے بعد مریض نارمل ہو جائے گا اور کیا اس کا ٹیسٹ منفی آجائے گا۔ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ مریض چودہ دن کے بعد کورونا وائرس سے آزاد ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو کہنا یہ چاہیے تھا کہ مریض کو چودہ دن الگ رکھ کر مکمل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے بعد اس کا ٹیسٹ کیا جائے۔ اگر ٹیسٹ منفی آئے تو مزید احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ بیمار افراد سے سماجی فاصلہ اختیار کیا جائے۔ یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ایک بظاہر تندرست نظر آنے والے شخص میں کورونا وائرس موجود ہے یا نہیں۔ کرونا کی حالیہ تیسری لہر میں یہ بات واضح ہو گئی کہ بعض ایسے لوگ جن میں بظاہر کوئی علامت بھی نہیں مگر ان میں ٹیسٹ کے بعد وائرس کا اظہار ہوا ہے۔ ہاں البتہ ڈاکٹر موصوف کی یہ باتیں بالکل درست ہیں کہ سانس کی

---

[8]- Daily Express Newspaper, Lahore, April 26, 2021, P: 9

دشواری کی صورت میں آکسیجن کی مناسب مقدار مریض کو زندگی کی جانب واپس لاسکتی ہے۔شدت سانس کی تکلیف میں وینٹی لیٹر کے استعمال کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔

سعودی مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیزبن عبداللہ بن باز،امام کعبہ کے نزدیک کرونا کے مریضوں کا تندرست افراد سے ملنا حرام ہے۔ کروناوائرس کے حوالے سے ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خصوصی گفتگو کا ملخص یہ ہے کہ ہاتھ کو منہ،ناک،آنکھ،کان اور چہرے کے قریب لے جانے سے گریز کیا جائے۔نزلہ،فلو اور بخار کی صورت میں کسی دوسرے شخص کو ٹچ نہ کیا جائے۔مصافحہ کرنے اور گلے ملنے سے گریز کیا جائے۔ اجتماعات میں جانے سے پرہیز کیا جائے۔وبائی علاقوں میں جانے اور وبائی علاقوں سے نکل کر دوسرے علاقوں میں جانے سے گریز کیا جائے۔کرونا سے بچاؤ کے حفاظتی اقدامات کے حوالے سے ڈاکٹر طاہر القادری انتہائی احتیاط کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کروناوائرس کی یہ خاصیت ہے کہ وہ لکڑی پر بھی منتقل ہو جائے تو ایک مخصوص مدت تک کسی دوسرے نفس میں منتقل ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔کروناوائرس لکڑی،کرسی،ٹیبل اور زیر استعمال رہنے والی اشیاء کے ذریعے دوسروں تک منتقل ہو سکتا ہے۔ یہ وائرس نہ صرف بلاواسطہ منتقل ہونے کی طاقت رکھتا ہے بلکہ بالواسطہ بھی منتقل ہو سکتا ہے۔جس جگہ بھی آپ بیٹھیں،اسے اچھی طرح صاف کریں اور اپنے زیر استعمال اشیاء کی صفائی کا پوری طرح خیال رکھیں"۔[9]

ممتاز عالم دین مفتی تقی عثمانی کروناوائرس کی وباء کے حوالے سے حکومت کی طرف سے جاری کردہ SOP's پر عمل درآمد ضروری گردانتے ہیں اور حکومتی احکامات پر پابندی کرنے کو شرعی تعلیمات کے مطابق گردانتے ہیں۔چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر قبلہ ایاز نے انتہائی جامع انداز میں کرونا سے احتیاط کی تصویر کشی یوں کی ہے:

"طبّی ماہرین کی ہدایت کی روشنی میں کرونا وبا کے بحران کی موجودگی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انتہائی سادگی کے ساتھ عید منائیں۔نماز عید میں مجمع نہ لگائیں۔ہم سب لوگ ایک دوسرے سے فاصلے پر کھڑے ہوں۔آئمہ حضرات خطبوں کو مختصر رکھیں۔سب لوگوں کی طرف سے مصافحہ و معانقہ سے گریز کیا جائے۔صرف سلام کہنے اور سینے پر احتراماً ہاتھ رکھنے اور زبان سے عید مبارک کہنے پر اکتفا کیا جائے"۔[10]

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی(سیکرٹری اسلامی معاشرہ،جماعت اسلامی ہند) نے "کرونا کے ماحول میں شریعت کی رہنمائی" کے تحت کرونا پر جو مضمون لکھا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:

"انسانوں اور خاص طور پر اپنے قریبی عزیزوں کی کرونا میں موت دیکھ کر دہشت طاری ہوتی ہے۔لیکن اگر یہ عقیدہ اپنے دلوں میں راسخ اور تازہ رکھا جائے کہ ہر شخص کی موت کا وقت معین ہے تو یہ دہشت ختم یا کم ہو سکتی ہے."[11]

کرونا کی پہلی لہر کے دوران پوری دنیا پہ خوف طاری تھا اور اس کے حوالے سے کوئی واضح منظر ترتیب نہیں پا رہا تھا۔کرونا کے مریض سے اور مرنے والے سے کچھ دور رہنے کی تاکید کی جاتی تھی۔کرونا سے مرنے والے کو پلاسٹک بیگ میں لپیٹ کر دفنا دیا جاتا۔

---

[9]-Monthly, Minhaj-ul-Quran, Lahore, *Corona Virus: Take Precautionary in every case*, April 2020, p: 22
[10]-Daily Express, Magazine, Lahore, April 24, 2021,P:7
[11]. https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=336105041420476&id=100050629472969

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے کچھ اسی طرح کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے؛

"دین کے تمام احکام عام حالات کے لیے ہیں۔ خصوصی اور استثنائی حالات میں حسب ضرورت رخصت مل جاتی ہے۔اسی بناء پر وباء کے دوران پانچ وقت کی نماز، نمازِ جمعہ اور عیدین کی نمازیں گھروں پر پڑھنے کو جائز قرار دیا گیا ہے اور مسجدوں میں نمازیوں کے درمیان فاصلہ کو گوارا کیا گیا ہے۔"[12]

مسلم طبّی ماہرین کی مشاورت سے مجلس الافتاء الاسترالی (آسٹریلین فتویٰ کونسل) نے کرونا وائرس کے مریض کے لیے ویکسین کو جائز قرار دیا ہے اس حوالے سے کونسل نے اپنا مؤقف یوں قلمبند کیا ہے۔

"The Australian Fatwa Council consulted with Muslims doctors and medical experts who specialize in the field of vaccination and viruses seeking clarity on the composition of the coronavirus (Covid-19) vaccine and its effects."[13]

اسی طرح شریعہ کونسل، جماعت اسلامی ہند کے نزدیک جن چیزوں کو اسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے۔اگر ان کی حقیقت وماہیت تبدیل ہو تو حرمت کا جواز ختم ہو جاتا ہے۔ شریعہ کونسل جماعت اسلامی ہند کا فتویٰ کا اقتباس یوں پیش کیا گیا ہے۔

"جن چیزوں کو اسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے، اگر ان کی حقیقت وماہیت تبدیل ہو جائے تو حرمت باقی نہیں رہتی۔"[14]

اس کونسل نے فقہائے کرام کی رائے کو مقدم جانتے ہوئے یہ بھی کہا ہے اگر حلال اُجزاء والی ویکسین دستیاب نہ ہو تو انسانی جان کے تحفظ کے لیے حرام اُجزاء والی ویکسین بھی قابل قبول ہے۔ فقہاء اور شریعہ کونسل کے حرام چیز کو بطور دواء استعمال کو جائز قرار دینے سے قطع نظر سنن ابی داؤد کی روایت[15] ہمارے لیے مشعل راہ ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ دواء کے طور پر بھی کسی حرام چیز کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ فقہاء اور سنن ابی داؤد کے درمیان جو تضاد کی صورت ہمیں نظر آتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر دوا کا جزو مفرد ہو اور وہ ہو بھی حرام چیز پر مشتمل تو پھر وہ دوا مطلقاً حرام ٹھہرے گی۔ جب کہ مرکب دواء کی صورت میں حرام جز کی ہلکی سی آمیزش سے تیار کی ہوئی دواء میں فقہاء نے گنجائش پیدا کی ہے تاکہ انسانیت اس سے استفادہ کر سکے۔

خمر، افیون، ہیروئن اور بھنگ وغیرہ کے خالصتاً استعمال سے چونکہ عقل زائل ہو جاتی ہے، انسانیت کی جگہ حیوانیت اُبھرتی ہے، بھائی بہن، ماں باپ اور رشتوں کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اس لئے مفرد نشہ آور چیز بطور دوا بھی استعمال نہیں ہو سکتی۔ جبکہ مرکب دوائی اجزاء کی آمیزش سے بنتی ہے اور عقل وحواس کو باطل کر کے رشتوں کی پہچان سے بے گانہ نہیں کرتی، لہذا یہ انسانی جان کے تحفظ کے لیے لازم ہے۔

کرونا ویکسین جو کہ دنیا بھر میں ایک علاج کی حیثیت رکھتی ہے، کے بارے میں فرانسیسی نوبل انعام یافتہ سائنسدان لکمونٹاگنیئر (Luc Montagnier) نے جو اپنے تحفظات کا اظہار کیا، اس کا غلط ترجمہ کر کے ویکسین لگوانے والے افراد کو پریشان کر دیا گیا۔ اس میں دنیا بھر

[12]. https://hindustanurdutimes.com/%d9%85%d8%b6%d8%a7%d9%85%db%8c%d9%86-%d9%88-%d9%85%d9%82%d8%a7%d9%84%d8%a7%d8%aa-531/

[13]. www.anic.org.au>AFC-Coronavirus

[14]. www.jamaateislamihind.org fatwa@jih.org.in, Ref:62/12/20, Dated:30.12.2020

[15]-Abu Dawud, Sulayman ibn al-Ash'ath Al-Sijistani, *Sunan Abi Dawud*, Book of Medicine, Chapter on Undesirable Medicines, Al-maktabah Al asariyya, Saida, Beirut, Hadith number. 3874

کے سائنسدانوں نے خود ساختہ مفروضوں اور منگھڑت ویڈیوز کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ویکسین اس طرح کے مضر اثرات سے پاک ہے۔اس کے بعد لکمونٹا گنیئر نے ویکسین لگوانے کے دوسال بعد مرنے کی خبر کو منگھڑت قرار دیاہے۔ اس طرح وزارتِ صحت پاکستان نے بھی سماجی رابطے کی ویبسائٹ پر دوسال بعد مرنے کی خبر کی تردید کردی ہے۔فرانسیسی سائنسدان لکمونٹا گنیئر نے اس منگھڑت خبر کی تردید کرتے ہوئے کہا:

> "It's unthinkable to vaccinate during a pandemic. They're silent. It is the antibodies produced by the virus that enable the infection to become stronger. Itis what we callantibody-dependent enhancement, which means antibodies favour a certain infection. It is clear that the new variants are created by antibody-mediated selection due to the vaccination."[16]

شرعی وطبّی لحاظ سے احتیاطی تدابیر وعلاج:

جدید طبّی ماہرین نے کرونا کے بچاؤ کے لیے جن احتیاطی تدابیر کو لازم قرار دیا ہے ان میں بار بار صابن سے ہاتھ دھونا،ہاتھوں کو Sanitize کرنا،کم ازکم تین فٹ کا سماجی فاصلہ برقرار رکھنا، محفل میں کھانسنے سے پرہیز کرنا،ماسک لگاکر رکھنا، چھینک آنے کی صورت میں کہنی کو لپیٹ کر ناک کے ساتھ لگانا، ہاتھ ملانے اور گلے ملنے سے گریز کرنا، وائرس سے متاثرہ مریض سے دوری اختیار کرنا، کرونا سے متاثرہ مریض کو قرنطینہ(Quarantine) میں رکھنا، ہجوم میں جانے سے گریز کرنا، غیر ضروری سفر سے پرہیز کرنا، جس علاقے میں کرونا وائرس موجود ہو تو اس علاقے میں جانے سے گریز کرنا اور کرونا وائرس سے متاثرہ علاقے سے نکل کر کسی دوسرے علاقے میں جانے سے گریز کرنا۔اگر ہم ان طبّی احتیاطوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا موازنہ اسلامی طبّی اصولوں پر کریں تو ہم باآسانی یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کے بہت سے اصولِ طب کے اصولوں سے موافقت رکھتے ہیں۔عالمی ادارہ صحت اور دیگر صحت کے اداروں کی جاری کردہ احتیاطی تدابیر کے مطابق بار بار صابن سے ہاتھ دھونے کو ضروری قرار دیا ہے اور اسلام میں پانچ وقت وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔جہاں تک سماجی فاصلے کا تعلق ہے تو اس کا ثبوت صائب الرائے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کے اس عمل سے بھی ملتا ہے کہ جب "طاعون عمواس" نے تیس ہزار مسلمانوں، حضرت ابو عبیدہ بن جرح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنھما کی جانیں لے لیں تو اس وقت کے نئے امیرِ لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ نے انتہائی حسن تدبیر سے مسلمانوں کو اس وباء سے محفوظ رکھا۔انہوں نے سب کو حکم دیا:

"تفرقوا من هذا الوجع في الجبال۔"[17]

"تم سب لوگ اس وبا کی وجہ سے دور دور پہاڑوں میں پھیل جاؤ۔"

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی اور تمام لوگوں نے جب سماجی فاصلہ اختیار کیا اور دور دور پہاڑوں میں پھیل گئے تو اللہ تعالی نے ان تمام لوگوں سے وباء کو دور کردیا۔

طبّی ماہرین کی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے حکومتیں جو لاک ڈاؤن(Lockdown) کی پالیسی کو وضع کرتی ہیں اس کا واضح ثبوت حدیثِ مبارکہ سے بھی ملتا ہے۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[16]. https://www.indiatoday.in/fact-check/story/fact-check-nobel-laureate-luc-montagnier-didn-t-say-covid-vaccine-recipients-will-die-in-two-years-1807023-2021

[17]-Ibn Hajar al-Asqalani, Ahmad bin Ali, Al-Isbahal-fi-tamyiz-al-sahaba, Part 7, chapter of kunniyat, Letter Waa, Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut,p: 369

"إذا سَمِعْتُمْ بالطَّاعُونِ بأَرْضٍ فلا تَدْخُلُوها، وإذا وقَعَ بأَرْضٍ وأَنْتُمْ بها فلا تَخْرُجُوا مِنْها۔"[18]

"جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ طاعون کی وباء پھیل رہی ہے تو اس علاقے کی طرف مت جاؤ اور اگر تم اس علاقے میں موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔"

ہاتھ ملانے سے گریز سے متعلق حدیثِ مبارکہ میں یوں دلیل ملتی ہے، حضرت عمرو بن شرید اپنے باپ (حضرت شرید بن سوید ثقفی) سے روایت کرتے ہیں:

"قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ مَجْذُومٌ مِنْ ثَقِيفٍ لِيُبَايِعَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ائْتِهِ فَأَخْبِرْهُ أَنِّي قَدْ بَايَعْتُهُ فَلْيَرْجِعْ۔"[19]

"نبی کریم ﷺ کے پاس بنو ثقیف کا ایک کوڑھ زدہ آدمی آیا، تاکہ آپ ﷺ سے بیعت کرے، میں (شرید) نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک کوڑھ زدہ آدمی آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ میں نے اس کی بیعت قبول کر لی ہے، وہ وہیں سے واپس چلا جائے۔"

کرونا کے دوران مختلف ممالک میں مذہبی اجتماعات یہاں تک کہ مقدس مقامات کو بھی بند کر دیا گیا۔ خطیب مسجد البدر نیو یارک عبداللہ دانش اس حوالے سے رقم طراز ہیں: "حالات کی مجبوری کے تحت عارضی طور پر شرعی احکام میں مسلمان حکمران مفاد عامہ کے لیے کوئی تبدیلی کریں تو جائز ہے"۔ نہ علماء کو جذباتی ہونے کی ضرورت ہے، نہ عامتہ الناس کو۔ اگر زمانہ حاضرہ کے ماہرین طب حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ جب تک کرونا وائرس کی وباء ٹل نہیں جاتی تب تک مذہبی اجتماعات سے گریز کیا جائے کیونکہ اس میں سارے انسانوں کی بھلائی ہے۔ جو حفاظتی تدابیر بتائی جاتی ہیں ان کی سب کو پابندی کرنی چاہیے"۔[20]

جب بھی کوئی نئی وباء پھوٹتی ہے جس کا علاج ابھی تک دریافت نہ ہوا ہو تو اس وقت انسانیت کا سب سے بڑا سہارا ذکر و اذکار کرنا، خدا کے حضور گڑ گڑا نا، استغفار کرنا، کثرت سے درود شریف پڑھنا، خدا سے عافیت طلب کرنا ضروری ہے تاکہ خدا کی ذات مہربان ہو اور عذابِ الٰہی اپنی تمام اذیت ناک شکلوں کے ساتھ لوٹ جائے۔ کسی بھی مرض کا علاج کروانا اور مرض کے مطابق احتیاطی تدابیر اختیار کرنا طبّی اور اور مذہبی نقطہ نظر سے ضروری ہے۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ مختلف وبائی امراض انسان کے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں جنہیں ہم عذاب الٰہی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ روم میں اس حوالے سے یوں لکھا ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔"[21]

---

[18]-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, book of medicine, Chapter: What is Mentioned about the Plague, Dar tuq -al-Najjah, First edition,1442 AH, Hadith No. 5728

[19]-Abu Abdullah, Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad -Al-imam Ahmad bin Hanbal, the first Musnad of Al-Kuffin, Hadith of Al-Shareed bin Suwaid Al-Thaqafi, Part 30, p: 218,Muassisah, Al-risala, first edition, 2007 AH,Hadith no:19460

[20]-Abdullah danish,coronavirus is a medical and interpretative issue, Al-Asimislamic books, Urdu bazar, Lahore, Publication, June 2020, p: 5

[21]. Al-Rūm,30:41

"لوگوں کے اپنے ہاتھوں کے کیے کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے تاکہ اللہ تعالی انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔"

ایک دوسری آیت میں یوں ارشادِ ربانی ہے۔

”وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ۔“ [22]

"تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی کے سبب سے ہے۔"

جہاں تک توکل اور اسباب کا تعلق ہے تو اسباب اور علاج سے پہلے انسانی دل و دماغ جب تک اطمینان اور حوصلہ میں نہ ہوں، اس وقت تک جسمانی مدافعت کارگر نہیں ہوتی اور عقائد کی مضبوطی ہی انسانی دماغ میں بنیادی اور اصلی کردار ادا کرتی ہے۔ توکل اور اسباب کی تفہیم میں انسانی عقل جوں جوں آگے بڑھتی ہے، توں توں اس پر مفاہیم کے نئے ابواب کھلتے ہیں، نئے نئے راز منکشف ہوتے ہیں۔ توکل کا مطلب خدا پہ بھروسہ کرنا یا خدا کی دی گئی قوت پر بھروسہ کرنا ہے۔ جب کہ اسباب سے مراد مرض کے توارد کے وقت علاج اور تدابیر اختیار کرنا ہے۔

اس کو اس مثال سے سمجھ لیں کہ جانور کو پہلے کلّے سے باندھنا ہے اور پھر خدا پر بھروسہ کرنا ہے۔ اور یہ سمجھ لینا کہ انسان کی تمام تر تدابیر کے بعد ایک ایسی قوت ضرور ہے جو انسانی اعمال اور فکر کو حفاظت کے نگینوں میں مقید کرتی ہے۔ اور بلاشبہ ایسی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔ جو لوگ توکل علی اللہ کا مطلب غلط نکالتے ہیں ان کے نزدیک کسی بیماری، پریشانی یا وباء کا مقابلہ کرنے کے لیے کوئی بھی کارگر عمل کرنا لازم نہ ہے۔ بس خدا پہ بھروسہ کرنا ہے۔ اسلام کی روح کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کی کوشش کی جائے تو کوئی بھی باشعور انسان یہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ تقدیر کو اپنی مرضی کے تابع کرنے کے لیے تدبیر کرنا ضروری ہے اور تدبیر ہی انسان کو یہ رستہ سُجھاتی ہے کہ علاج کروانا ضروری ہے اور بیماری سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”فِرَّ مِنْ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنْ الْأَسَدِ۔“ [23]

"جُذام کے مریض سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔"

علامہ ابن قیمؒ احادیثِ نبویہ ﷺ کی رو سے دوائیں استعمال کرنے کو توکّل کے خلاف نہیں سمجھتے۔ ان کا نقطہ نظر یہ بھی ہے کہ توحید کی حقیقت اس وقت تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتی جب تک اللہ رب العزت کے مقرر کردہ اسباب و وسائل سے براہ راست استفادہ نہ کیا جائے۔ یہ شرع بھی ہے اور تقدیر کا تقاضا بھی۔

عالمی ادارہ صحت اور دیگر طبّی ماہرین نے کرونا وائرس کی وبا کے دوران ہاتھ ملانے اور گلے ملنے سے منع کیا ہے کیوں کہ کرونا وائرس سے متاثرہ مریض کے ہاتھ، منہ اور سانس میں وائرس کی موجودگی دوسرے فرد کو اس مرض میں مبتلا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک شخص جذام (کوڑھ) کے مرض میں مبتلا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے اسے پیغام بھیجا ہم نے تیری بیعت قبول کرلی ہے تو (وہیں سے) واپس چلا جا۔ [24]

[22]. Al-Shūrā,42: 30
[23]. Bukhari, *Al-Jamiʿ al-Saḥīḥ*, The book of medicine, chapter on leprosy, Hadith No. 5707
[24]. Imam Ahmad bin Hanbal, *Al-Musnid*, Hadith No. 19468

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق کوڑھی (جزامی) سے دور بھاگنے کا حکم ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ بیمار اونٹوں والا اپنے اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جائے۔[25] اس روایت میں مرض کے متعدی ہونے کا اثبات موجود ہے۔ یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ انسان کی جان بچانا فرض ہے جب کہ مصافحہ سنت ہے۔ فرض کو سنت پر اولیت حاصل ہے۔ قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے:

"وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا۔"[26]

"جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے گویا پوری انسانیت کو بچا لیا۔"

مخصوص اضطراری حالات کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ ان حالات میں بعض حرام چیزوں کو بھی کھانے کی اجازت دی گئی۔ اس طرح سے مصافحہ جو کہ عمومی حالات میں سنت کا درجہ رکھتا ہے لیکن کرونا جیسی وباء کے دوران جب وباء کے پھیلنے کا اندیشہ ہو، اسے منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ گلے ملنے سے چونکہ منہ اور سانس کے ذریعے سے وائرس دوسرے فرد میں داخل ہو سکتا ہے، اس لیے معانقہ بھی وبا کے دوران منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ لہذا طبّی ماہرین اور عالمی ادارہ صحت کی ہاتھ ملانے اور گلے نہ ملنے جیسی تجاویز پر عمل درآمد کر کے مرض کے پھیلاؤ کو روکا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا قرآن کی آیت اور احادیث مبارکہ اس کے جواز کے لیے کافی ہیں۔ طبّی ماہرین نے کرونا سے بچاؤ کے لیے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ بار بار ہاتھوں کو صابن سے دھویا جائے یا سینٹائز کیا جائے۔ صحیح مسلم کی حدیث مبارکہ ہے:

"الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَان۔"[27]

یہ حدیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جسم کو ظاہری اور باطنی طور پر پاک رکھنا ایمان کا جزو ہے۔ اس روایت کی روشنی میں طبّی ماہرین کے بار بار ہاتھ دھونے کی تجویز کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔

عالمی ادارہ صحت اور طبّی ماہرین نے کرونا وباء سے بچنے کے لیے احتیاطی تقاضوں کے مطابق ماسک کا استعمال لازمی قرار دیا ہے تاکہ کھانسی کی صورت میں جراثیم اُڑ کر دوسرے فرد میں داخل نہ ہوں۔ اور چھینک آنے کی صورت میں کہنی کو لپیٹ کر چھینکا جائے۔ اس طرح جراثیم دوسرے فرد تک رسائی حاصل نہ کر سکیں گے۔ طبّی ماہرین کی یہ رائے کسی شرعی نص سے مماثلت نہیں رکھتی۔ اسے کرونا جیسی وباء کے حالات کے لئے عارضی طور پر مخصوص کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک سماجی فاصلے (Social distance/ Physical distance) کا تعلق ہے تو طبّی ماہرین اور عالمی ادارہ صحت نے وائرس کے پھیلاؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے کم و بیش دو افراد کے درمیان تین فٹ کا فاصلہ لازمی قرار دیا ہے تاکہ ایک شخص سے خارج ہونے والے جراثیم دوسرے شخص کو متاثر نہ کر سکیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب "الإصابة في تمييز الصحابة" میں لکھا ہے کہ "طاعون عمواس" میں حضرت عبیدہ بن جرح پھر سیدنا معاذ بن جبلؓ، عساکر سپہ سالار مقرر ہوئے اور دونوں عظیم المرتبت شخصیات اس وباء سے شہید ہو گئیں تو سیدنا عمرو بن العاصؓ امیر لشکر مقرر ہوئے تو لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وباء کی وجہ سے تم سب پہاڑوں میں پھیل جاؤ" تو حضرت عمرو بن العاصؓ اور ان کے تمام ساتھی پہاڑوں میں پھیل جاتے ہیں۔ سماجی فاصلہ اختیار کرنے کی وجہ سے

[25]. Bukhari,*Al-Jamiʿ al-Saḥīḥ*,The book of Medicine,chapter,the no ominous,Hadith no. 5771

[26]. Al-Mayedah,5:32

[27]. Muslim bin Hujjāj,*Al-Jamiʿ al-Saḥīḥ*, Chapter: The Excellence of Ablution,DarAhya-utta-raas-Al-Arabi, Beirut,Hadith No. 223

اللہ تعالی نے اُن کو اس وباء سے نجات عطا کر دی۔ تاریخِ اسلام کے اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جسمانی یا سماجی فاصلہ رکھنے سے اس وباء سے بچا جا سکتا ہے۔ کرونا بھی چونکہ ایسا ہی ایک متعدّی مرض ہے جو قربت سے پھیلتا ہے اور دوری سے کم ہوتا ہے۔ لہذا انسانی فلاح اسی میں ہے کہ طبّی ماہرین کی اس رائے کو دل وجان سے سمجھا جائے اور اس پر یقین کامل رکھ کر اس موذی مرض سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

نیند زیادہ لینے، مختلف قسم کی ورزش کرنے، رس دار پھلوں اور قوت بخش غذاؤں کا زیادہ استعمال کرنے سے دماغی نظام (مدافعتی نظام) زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت اور طبّی ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ امیون سسٹم بڑھانے سے کروناوائرس کے شدید حملے سے کسی حد تک بچت ممکن ہے۔ مولانا محمد اشفاق المدنی نے امریکہ کے بوسٹن میساچوسیٹس (Boston Massachusetts) کے طبّی تحقیقی ادارے کی ریسرچ میں (نیند کے حوالے سے) لکھا ہے:

"دوران نیند جسم قدرتی طور پر ایک ایسا ہارمون پیدا کرتا ہے جو مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے۔ نیند کی کمی اس ہارمون کی افزائش کو بند کر دیتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اوسطاً سات گھنٹے کی رات کی نیند ہر صحت مند انسان کے لیے ناگزیر ہے۔"[28]

حدیث مبارکہ کی رو سے بھی انسانی جسم کو نیند کی ضرورت ہے اور نیند پوری کرنا صحت کو بحال رکھتا ہے اور انسان کو مستعد رکھتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یوں استفسار کیا:

يا عَبْدَ اللَّهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهارَ، وتَقُومُ اللَّيْلَ؟، فَقُلتُ: بَلَى يا رَسولَ اللَّهِ قالَ: فلا تَفْعَلْ صُمْ و أَفْطِرْ، وقُمْ ونَمْ، فإنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وإنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وإنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔ [29]

"اے عبداللہ! کیا یہ درست ہے کہ تم (روزانہ) دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، روزے بھی رکھو اور بغیر روزے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے"۔

Isolation یعنی مریض کو تنہا یا الگ رکھنے کے نتائج کے حصول کے لیے لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز حیدر آباد میں ایک تجربہ کیا گیا۔ ایم ایس ڈاکٹر شاہد جونیجو کے مطابق آئسولیشن وارڈ اور اس میں کرونا سے متاثر افراد کی صورت حال کچھ یوں تھی:

"191 coronavirus cases has so far surfaced in the district out of which 118 had recovered and gone home and one patient had died. samples of 521 people had been taken over the past five days and of them result of 180 were still being awaited" [30]

[28]. Al-Madani, Abd al-Salam bin Salah- Al-din (collected and arranged) Maulana Muhammad Ashfaq,consulted to,Coronavirus is an analytical study, DarulUloomAhmadiyyaSalafiyyah, Darbhanga Bahar, India, p.45
[29]- Sahih Al-Bukhari, The Book of Marriage, Hadith No. 5199
[30]. Dawn,, May 10, 2020 page: 05

جہاں آئسولیشن کی افادیت اس واقعہ کے بعد کھل کے سامنے آجاتی ہے وہاں اعتکاف اور مراقبہ کے مستحسن عمل کی طرف انسان کا ذہن جائے بغیر نہیں رہ سکتا۔اس طرح قرنطینہ کا تصور تاریخ اسلام سے ثابت ہے۔قرنطینہ کا تصور سب سے پہلے مشہور اموی خلیفہ الولید بن عبدالملک سے منسلک ہے۔اس حوالے سے ایک روایت یوں ہے:

"أوّل من بنى المارستان في الإسلام ودار المرضى الوليد بن عبد الملك، وهو أيضا أوّل من عمل دار الضيافة، وذلك في سنة ثمان وثمانين، وجعل في المارستان الأطباء وأجرى لهم الأرزاق، وأمر بحبس المجذومين لئلا يخرجوا۔" [31]

قرنطینہ کے حوالے سے مذکورہ روایت سے جہاں قرنطینہ کے اثبات کا تصور اجاگر ہوتا ہے، وہاں متعدی مرض کی پھیلاؤ کی وضاحت بھی ہو ہوتی ہے۔ ایک مریض سے دوسرے میں انتقال جراثیم سے اس کے نقصانات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

خلاصۃ البحث ونتائج:

اوپر والی تمام بحث سے یہ چیز اخذ ہوتی ہے کہ کرونا وائرس کی وباء کا خاتمہ نہ تو صرف طبّی ماہرین کی کاوشوں سے ختم ہو سکتا ہے اور نہ صرف مذہبی علماء وفقہاء کی تن تنہا کاوشیں رنگ لاسکتی ہیں۔اگرچہ مذہبی سکالرز اور طبّی ماہرین میں 80 سے 90 فیصد تک ہم آہنگی موجود ہے۔تاہم طبّی ماہرین کی طبّی کاوشیں مذہبی سکالرز کے بھرپور تعاون سے مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔خطباء اور مذہبی علماء سے چونکہ لوگ فورا متاثر ہوتے ہیں۔لہذا احتیاطی تدابیر پر عمل درآمد کروانے میں یہ اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔آئمہ کرام نمازوں کے اوقات میں طبّی ماہرین کے وضع کردہ SOPs پر عمل درآمد کرواکے عامۃ الناس کی تربیت کرسکتے ہیں۔مقتدر حلقے اگر کثیر رقم خرچ کرکے ویکسین تیار کرواکے عوام کو یہ سہولت فراہم کرسکتے ہیں۔آئمہ کرام اور دیگر مذہبی سکالرز اپنی بھرپور توجہ کو یہ سمجھانے میں لگادیں کہ ویکسین میں ہرگز نقصان نہیں ہے، بلکہ اس میں انسانیت کے لیے شفاء کا پیغام ہے تو کسی بھی ملک کو کرونا فری ملک بنایا جاسکتا ہے۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ کرونا یا اس سے پہلے آنے والی دیگر وبائیں کسی لیبارٹری کی اختراع کا شاخسانہ نہیں بلکہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے انسان کے اعمال کے نتیجے میں رونما ہوتی ہیں۔تو جہاں عالمی ادارہ صحت اور طبّی ماہرین کی آراء پر عمل درآمد کرکے کرونا سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں، وہاں اللہ تعالی کے حضور سجدہ ریز ہوکر اپنے گناہوں کی معافی بھی طلب کرنی چاہیے اور قرآن وسنت میں دیے گئے ذکر واذکار کو بھی عمل میں لانا چاہیے۔ تاکہ اللہ تعالی کا غضب کم ہوکر انسانیت اس کی پناہ میں آجائے۔

1. ذکر واذکار اور استغفار کے ساتھ کرونا کا علاج کرنا۔
2. باربار ہاتھ دھونا یا سینیٹائز کرنا طہارت کی علامت۔
3. مرکب دواء کی صورت میں نشہ آور یا حرام چیز کی ہلکی مقدار کی آمیزش جائز ہے لیکن نشہ آور یا حرام چیز بطور مفرد دوا ناجائز ہے۔

[31]. Taqi Al-Din, Ahmad bin Ali, Al-Mawaaiz-Wal-Aitibarbizikr Al-Khatataywal-Athar, Volume:4,Dar Al-Kutub, Al-Ilmiyyah, Beirut, first edition, 1418 AH, p.267

4. کوئی بھی مرض شروع میں متعدی نہیں ہوتاالبتہ جب پھیلتاہے تومتعدی بن جاتاہے۔
5. علماءاور فقہاء کواپنےاجتہاد کی بنیاد طبّی ماہرین کی آراء کوبناناچاہیے۔
6. علماءاور خطباءذکرواذکارکی ترغیب سے عوام کووبائی مرض کی دہشت سے نکال سکتے ہیں۔
7. علماءاور فقہاءویکسین کے حوالے سے مثبت رویہ اختیارکرکے عوام کوویکسین لگوانے پررضامند کرسکتے ہیں۔
8. علماء،خطباءاور فقہاءاسلامی نصوص کوتلاش کرکے عوام کوجہاں تک ممکن ہو SOPs پرعملدرآمدکرواسکتے ہیں۔
9. شریعت کی روسے باجماعت نمازکااہتمام لازم ہےلہٰذاطبّی اداروں کی اس سفارش پرعملدرآمدغیرشرعی ہوگا۔

سفارشات:

1. علماء،فقہاءاور مذہبی اسکالرزکوکروناوائرس پراجتہادکے لیےقرآن وسنت اور فقہ کے ساتھ ساتھ عالمی ادارہ صحت اور طبّی ماہرین کی مجوزہ سفارشات کابھی بغورجائزہ لیناچاہیے۔
2. علماءوفقہاءاور مذہبی اسکالرزپرمشتمل بورڈقائم کیاجائےجوایسےحالات میں رہنمائی فراہم کرے۔
3. عوام الناس کومطلع کرنےکےلیےمختلف سینٹرزقائم کیےجائیں۔
4. ہریونیورسٹی،سکولزاورمدارس کی سطح پرطلباءوطالبات کی رہنمائی کےلیےامراض کےتدارک کےلیےنصاب سازی کی جائے جوہرسطح پرقابل عمل ہو۔
5. شعبہ صحت کی معاونت کےساتھ تعلیمی اداروں میں صحت وصفائی کےمتعلق آگاہی فراہم کرنےکےلیےپروگرام تشکیل دیےجائیں۔
6. بین المسالک نظریاتی وشرعی وحدت کےلیےسیمینارزکاانعقادکیاجائے۔
7. عوام الناس کی صحیح رہنمائی کےلیےایسےعلمائےکرام کامساجدمیں تقررکیاجائےجودینی،اجتہادی،اور طبّی تقاضوں سےبخوبی واقف ہوں۔
8. حکومت کوعلمائےکرام کی اصلاح اور تربیت کےلیےجدیدتقاضوں پرمشتمل تربیتی ادارےقائم کرنےکی ضرورت ہے۔
9. لوگوں کی صحیح رہنمائی کےلیےمیڈیاکامؤثراستعمال ہوناچاہیے،جس میں ماہرین اسکالرزکی بھرپورنمائندگی ہونی چاہیے۔
10. عوام الناس میں کروناوائرس کےبارےمیں جودوہرےرویےموجودہیں۔ان رویوں کی اصلاح کےلیےطبّی ماہرین اوراہل علم پرمشتمل بورڈزقائم کیےجائیں جو Community Outreach پروگرام کریں۔